بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۳ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش | ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ | ۱۳ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۹۱

انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رات کے ۹ بجے بخیر و عافیت لاہور سے تشریف لے آئے۔ سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو سفر کے دوران میں کھانسی کی شکایت رہی۔ عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے +

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت شدید سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ خون آ رہا ہے۔ اور درد کی شکایات بھی ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

کل شام جناب سید عبدالحی صاحب آف منصوری پروپرائٹر مکینیکل انڈسٹریز نے اپنے لڑکے بشیر احمد صاحب کی انگلستان سے مع الخیر واپسی کی خوشی میں دعوت طعام دی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب [illegible] شریک ہوئے [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ستیارتھ پرکاش کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نقطۂ نگاہ

یہ کتاب اسی وقت قابلِ ضبط تھی جب شائع کی گئی

فرمودہ ۲۱ نبوت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ :- مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

ستیارتھ پرکاش میں کیا ہے؟

فرمایا۔ کل ستیارتھ پرکاش کے متعلق ذکر تھا۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا نقطہ نگاہ یہ نہیں۔ کہ اس کا مضمون خواہ کتنا ہی اشتعال انگیز ہو گورنمنٹ کو اس میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم تو کہتے ہیں۔ کہ اس کا مضمون اشتعال انگیز بھی ہے اس میں سخت کلامی بھی ہے۔ اس میں گالیاں بھی ہیں۔ اور اس سے بھی زائد بات اس میں یہ ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں ایسی باتیں اسلام کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ جو اسلام میں نہیں پائی جاتیں۔ اسی طرح عیسائیت کی طرف بھی ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ اور سکھوں کی طرف بھی اور سناتن دھرم کیطرف بھی اور جین مت کیطرف بھی ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ جو ان مذاہب میں پائی نہیں جاتیں اور جن باتوں کو ان مذاہب کے پیرو نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک یہ ایک ایسا جرم ہے کہ گورنمنٹ کو اس میں ضرور مداخلت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اپنی طرف سے ایک جھوٹی بات بنا کر اسکو کسی مذہب کیطرف منسوب کر دینا اور کسی مذہب پر ایسی بات کا الزام لگانا جو سرے سے اس مذہب میں پائی ہی نہیں جاتی۔ یہ فوجداری ہے۔ اور اس میں گورنمنٹ کو ضرور دخل دینا چاہیئے۔

سب مذاہب پر بے جا اعتراضات

پھر دوسری بات جس میں گورنمنٹ کو مداخلت کرنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کوئی شخص کسی دوسرے مذہب کی ایسی بات پیش کر کے اشتعال دلاتا ہے۔ جو خود اعتراض کرنیوالے کے اپنے مذہب میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور جسے یہ خود بھی مانتا ہے۔ مثلاً یہ آپ بتوں کا قائل ہے۔ اور بتوں کی پرستش کرتا ہے۔ مگر دوسروں کے بت پوجنے پر الزام لگاتا ہے تو جب یہ آپ بھی وہی کام کرتا ہے۔ اور اس کے مذہب میں بھی وہی چیز پائی جاتی ہے۔ اور یہ اسکو مانتا ہے۔ پھر یہ دوسروں پر کیوں الزام لگاتا ہے۔ اور دوسروں کے متعلق ایسی بات پیش کر کے کیوں اشتعال پیدا کرتا ہے۔ جو خود اسکے مذہب میں بھی پائی جاتی ہے پس یقیناً یہ شرارت کرتا ہے۔ اگر شرارت نہیں تو پھر یہ اپنے مذہب میں ایسی چیز کو کیوں مانتا ہے۔ مگر اس چیز کے ہوتے ہوئے یہ اپنے مذہب کو نہیں چھوڑتا۔ اور دوسروں کے متعلق اسی بات کا الزام لگا کر اشتعال پیدا کرتا ہے۔ یہ دونوں قسم کی باتیں ستیارتھ پرکاش میں کہی گئی ہیں۔ پنڈت دیانند صاحب نے ایسی باتیں بھی اسلام کی طرف منسوب کر کے اشتعال دلایا ہے۔ جو اسلام میں بالکل نہیں پائی جاتیں۔ اور عیسائیت کیطرف بھی ایسی باتیں منسوب کی ہیں۔ جن کو عیسائی نہیں مانتے۔ اور اسی طرح سکھوں اور سناتنیوں اور جینیوں کی طرف بھی ایسی باتیں منسوب کر کے اشتعال دلایا ہے۔ جو باتیں ان مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔ اور پنڈت دیانند صاحب نے ایسی باتیں بھی اسلام اور عیسائیت اور دوسرے مذاہب کے متعلق لکھ کر تمسخر اڑایا ہے۔ جو باتیں خود ان کے مذہب میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جس کی غرض محض یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کی ہمدردی حاصل کی جائے۔ جو ان باتوں کو نہیں مانتے۔ مثلاً دھریہ جن کے نزدیک یہ باتیں درست نہیں۔ اور یہ باتیں دوسرے مذہب کے متعلق کہتے ہوئے یہ ظاہر نہیں کیا جاتا۔ کہ ہمارے مذہب میں بھی یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔

پس یہ دو چیزیں ایسی ہیں۔ جو ہمارے نزدیک کسی کتاب کو فساد پیدا کرنے کے الزام کے ماتحت لے آتی ہیں۔ اور اس میں گورنمنٹ کو ضرور مداخلت کرنا چاہیئے (۱) اول ایسی بات کسی مذہب کی طرف منسوب کی جائے۔ جو اس مذہب میں صحیح نہیں سمجھی جاتی۔ (۲) اور دوسرے ایسی بات کسی دوسرے مذہب کے متعلق کہہ کر اشتعال دلایا جائے جو بات اعتراض کرنے والے کے اپنے مذہب میں بھی پائی جاتی ہے۔

گورنمنٹ کا فرض

یہ دو باتیں جس کتاب میں پائی جائیں۔ وہ کتاب یقیناً اشتعال انگیزی کی نیت سے لکھی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق گورنمنٹ کو ضرور کارروائی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایسی بات دوسروں کے متعلق کہہ کر تمسخر اڑانا جو خود اس کے مذہب میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ جو لوگ اس بات کے منکر ہیں۔ ان کی ہمدردی حاصل کی جائے۔ اور دوسروں کے خلاف اشتعال پیدا کیا جائے۔ ورنہ اگر یہ بات غلط ہے۔ اور واقعہ میں اعتراض کرنے والا اسے قابلِ اعتراض سمجھتا ہے۔ تو وہی بات پھر یہ خود کیوں مانتا ہے۔

پس یہ دو باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ پیش فرمایا کرتے تھے۔ اگر یہ دو باتیں کسی کتاب میں پائی جائیں۔ تو گورنمنٹ کا فرض ہے اس پر گرفت کرے۔ اور یہ دونوں باتیں ستیارتھ پرکاش میں پائی جاتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ — ایڈیٹر :- غلام نبی

اس میں ایسی باتیں بھی اسلام کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ جو اسلام میں نہیں پائی جاتیں بلکہ زبردستی اس پر تھوپی گئی ہیں۔ اور ایسی باتیں سکھوں اور عیسائیوں کی طرف بھی منسوب کی گئی ہیں۔ جو ان میں نہیں پائی جاتیں۔ اور پھر ایسی باتیں بھی اسلام کے متعلق یا عیسائیت اور سکھ مذہب کے متعلق کہہ کر ان کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ جو باتیں خود ہندو مذہب میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور وہ باتیں محض اشتعال انگیزی کی نیت سے اور ان لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی غرض سے کہی گئی ہیں۔ جو ان باتوں کو نہیں مانتے۔ مگر یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ یہ باتیں خود ہم بھی مانتے ہیں۔

گورنمنٹ خاموش کیوں رہی

پس یہ دو باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے میرے نزدیک ستیارتھ پرکاش اسوقت ہی قابل ضبطی تھی جب وہ شائع کی گئی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اسے ضبط کیوں کیا گیا ہے۔ بلکہ ہم کہتے ہیں۔ کہ اس کے ضبط کرنے میں گورنمنٹ اتنی دیر کیوں خاموش رہی۔

پھر جس قانون یعنی ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب کو ضبط کیا گیا ہے۔ یہ ایک عارضی قانون ہے۔ اس کا نتیجہ صرف یہی ہوگا۔ کہ مسلمانوں اور آریوں میں لڑائی جھگڑا اور شورش تو پیدا ہو جائے گی۔ مگر جب جنگ کے خاتمہ پر ڈیفنس کا قانون منسوخ ہوگا۔ ساتھ ہی ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب کی ضبطی کا حکم بھی منسوخ ہو جائے گا۔ پس ایسے قانون کے ماتحت اس کتاب کو ضبط کرنا جو عارضی ہے۔ صرف فساد پیدا کرے گا۔ اور نتیجہ کچھ بھی نہ نکلیگا۔ پس اول تو گورنمنٹ کو چاہیئے تھا۔ کہ اس کتاب کو اس وقت ضبط کرتی جب یہ شائع کی گئی تھی۔ اتنی دیر کیوں کی گئی۔ پھر اگر اب ضبط کرنا تھا تو عام قانون کے ماتحت ضبط کرتی۔ اور جس طرح میں نے بتایا ہے۔ گورنمنٹ یہ دلیل دیتی کہ ہم اس وجہ سے اس کتاب کو ضبط کرتے ہیں۔ کہ اس میں ایسی باتیں دوسرے مذاہب کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ جو ان مذاہب میں نہیں پائی جاتیں اور ایسی باتیں کہہ کر دوسرے مذاہب کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ اور اشتعال دلایا گیا ہے۔ جو خود کتاب لکھنے والے کے مذہب میں بھی پائی جاتی ہیں۔

قرآن کریم کے متعلق چیلنج

اگر سندھ گورنمنٹ اس طرح کرتی کہ عام قانون کے ماتحت اس کتاب کو ضبط کرتی اور اس میں یہ دلیل دیتی جو میں نے بیان کی ہے۔ تو آریوں نے جواب اینٹی قرآن تحریک شروع کر رکھی ہے۔ یہ تحریک جاری کرنے کی انہیں کبھی جرأت نہ ہوتی۔ کیونکہ سارے آریہ تو کیا سارے ہندو، سارے جینی، سارے عیسائی اور سارے یہودی مل کر قرآن مجید کی کوئی ایک آیت تو ایسی دکھائیں جس میں قرآن مجید نے کسی مذہب کی طرف کوئی بات منسوب کی ہو۔ اور وہ بات اس مذہب میں نہ پائی جاتی ہو۔ قرآن مجید نے عیسائیوں کے متعلق کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں کہی جو عیسائیوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ قرآن مجید نے کوئی ایک بات بھی یہودیوں کے متعلق ایسی نہیں کہی جو یہودیوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ بلکہ نہایت دیانتداری سے وہی باتیں ان کی طرف منسوب کی ہیں۔ جو ان کے مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ بیشک آج کل یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہماری موجودہ کتابوں میں وہ باتیں نہیں پائی جاتیں جو قرآن مجید ہماری طرف منسوب کرتا ہے۔ لیکن ہم نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اگر یہ باتیں آجکل تمہاری کتب میں نہیں پائی جاتیں تو اس کا قرآن ذمہ وار نہیں۔ کیونکہ تمہاری کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے۔ یہ باتیں اس وقت تمہاری کتابوں میں پائی جاتی تھیں۔ جب قرآن مجید نازل ہوا تھا۔ پس قرآن مجید وہی باتیں دوسرے مذاہب کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جن کے متعلق یا تو ہم نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جس زمانہ میں قرآن مجید نازل ہوا اس وقت یہ باتیں ان مذاہب میں پائی جاتی تھیں اور یا ایسی باتیں دوسرے مذاہب کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جن کو وہ لوگ اب بھی مانتے ہیں اور وہ باتیں اسی رنگ میں ان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ جس رنگ میں قرآن مجید پیش کرتا ہے۔ اسی طرح مخالف قرآن مجید کی کوئی ایک آیت بھی ایسی پیش نہیں کر سکتا جس میں کوئی ایسی بات کہہ کر دوسرے مذہب پر اعتراض کیا گیا ہو جس کو قرآن مجید خود بھی مانتا ہو بلکہ دیانتداری سے قرآن مجید دوسرے مذہب کی انہی باتوں پر اعتراض کرتا ہے۔ جن کو خود نہیں مانتا۔

پس یہ دو اصول مدنظر رکھتے ہوئے اگر عام مقررہ قانون کے ماتحت گورنمنٹ ضبطی کا حکم لگاتی تو آریہ سماج کوئی وجہ شور پیدا کرنے کا نہ پا سکتی اور یہ اینٹی قرآن ایجی ٹیشن کا ڈھکوسلا چل ہی نہ سکتا۔

دوسرے حصے بھی قابل ضبط ہیں

نیز یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ وہی حصہ ستیارتھ پرکاش کا ضبط نہ ہونا چاہیئے تھا۔ جو اسلام کے خلاف ہے بلکہ وہ حصہ بھی ضبط ہونا چاہیئے تھا۔ جو عیسائیت کے خلاف ہے۔ جو ہندو مذہب کے خلاف ہے جو جین مذہب کے خلاف ہے۔ جو سکھ مذہب کے خلاف ہے۔ کیونکہ ستیارتھ پرکاش میں ان مذاہب کی طرف بھی وہ باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ جو ان میں نہیں پائی جاتیں یا جو خود آریہ سماج کے مسلمات میں بھی ہیں۔ اگر دل دکھنا ضبطی کی دلیل ہے۔ تو کیا سکھ کا دل نہیں دکھتا؟ کیا عیسائیوں کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچی؟ جس طرح مسلمانوں کا دل دکھتا ہے۔ اسی طرح سکھوں کا دل بھی دکھتا ہے اسی طرح عیسائیوں کا دل بھی دکھتا ہے۔ پس گورنمنٹ کو چاہیئے تھا۔ کہ اگر ضبط کرنا تھا تو ایسے سب باتوں کو ضبط کرتی جو دوسرے مذاہب کے بارہ میں ہیں اور ان دو باتوں پر اس کی بنیاد رکھتی۔ محض دل دکھنے پر بنیاد نہ رکھتی جب ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ ہیں۔ تو دل تو اس سے بھی دکھتا ہے۔ لیکن یہ ایسی بات ہے جو عیسائیوں کی کتاب سے ثابت ہے۔ اس سے وہ انکار کیسے کر سکتے ہیں۔ کہ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "ابن مریم کھاتا پیتا آیا۔"

(متی باب ۱۱ آیت ۱۹)

پھر توحید کا مسئلہ تو ہمارے مذہب کی جان ہے۔ اس کو بیان کرنے سے ہم رک کس طرح سکتے ہیں۔

مکرم مولوی محمد دین صاحب مبلغ افریقہ کی خیر و عافیت کی مسرت انگیز اطلاع

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ مکرم مولوی محمد دین صاحب مبلغ افریقہ جس جہاز میں افریقہ جانے کے لئے سفر کر رہے تھے۔ ڈوب گیا تھا۔ اور مولوی صاحب لاپتہ تھے۔ اب انڈین ریڈ کراس اور سینٹ جان وار آرگنائزیشن کے ڈپٹی چیف کمشنر نے شملہ سے مولوی صاحب موصوف کے بھائی ملک محمد مستقیم صاحب بی۔اے ایل ایل بی انسپکٹر ٹیکس امرتسر کو اپنے ۸ دسمبر کے خط میں اطلاع دی ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کا نام اس فہرست میں ہے۔ جو جہاز غرق ہونے کے بعد زندہ بچا لئے گئے تھے۔ ان کا پتہ اور ان کی خیر و عافیت کے متعلق مزید اطلاع حاصل کرنے کی کوشش کئی ذرائع سے جن میں انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی جنیوا بھی ہے کی جا رہی ہے۔ ان کے متعلق جونہی کوئی مزید اطلاع ملے گی۔ آپ کو فوراً مطلع کر دیا جائے گا۔

آج چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ لاہور تشریف رکھتے تھے۔ اس لئے جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے یہ مسرت انگیز خبر بذریعہ تار جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی کے پتہ پر حضور کی خدمت میں عرض کی۔ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ جب حضور کو یہ اطلاع پہنچی۔ تو حضور نے اسی وقت سجدہ شکر کیا۔ اور اس وقت جو اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پاس موجود تھے۔ وہ بھی سجدہ میں گر گئے۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولوی صاحب موصوف کے متعلق مفصل اطلاع جلد سے جلد موصول ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلاوجہ دل دکھانا

ہم تو جس بات کو غلط سمجھتے ہیں دیانتداری کے ساتھ ضرور اس کی تردید کریں گے اگر اس سے کسی کا دل دکھتا ہے تو دکھے مثلاً اگر آگھوری مذہب کا پیرو یہ کہتا ہے۔ کہ پیشاب پینا اور پاخانہ کھانا جائز ہے اگر ہم اس کی اس بات کی تردید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ پیشاب پینا اور پاخانہ کھانا بہت بُری بات ہے۔ تو اس سے اس کا دل بھی دکھے گا۔ پس خالی دل دکھنا کوئی ضبطی کی وجہ نہیں۔ بلکہ اسکی وجہ یہ ہوسکتی ہے۔ کہ جو شخص بلاوجہ دل دکھاتا ہے۔ اور ایسی بات دوسرے کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جو محض جھوٹ ہے۔ اور جس کی طرف وہ بات منسوب کی جاتی ہے۔ اس میں وُہ بات پائی ہی نہیں جاتی۔ جس طرح لوگ ہم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا الزام لگاتے ہیں۔ یا جس طرح پیغامی ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ ہم کلمہ کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ یہ بلاوجہ اور جھوٹ بول کر دل دکھایا جاتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص بلاوجہ اور جھوٹ بول کر دل دکھاتا ہے۔ تو گورنمنٹ کا حق ہے۔ کہ اس کو منع کرے۔ اور جس کتاب میں ایسی باتیں لکھی گئی ہیں۔ اس کو ضبط کرے۔ لیکن اگر کسی مذہب کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کی جائے۔ جو اس مذہب میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً اگر ہمارے متعلق غیر احمدی یا پیغامی یہ کہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد احمدی امتی نبی کے قائل ہیں۔ تو ہمارا کوئی حق نہیں۔ کہ اس کے خلاف ہم شور مچائیں۔ کیونکہ یہ درست بات ہے۔ اور ہم اسکو مانتے ہیں۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش میں اگر مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ سناتنیوں اور سکھوں کی طرف ایسی باتیں منسوب کی جاتیں۔ جو ان مذاہب کے اندر پائی جاتی تھیں۔ تو ان کو اس کے خلاف شور مچانے کا کوئی حق نہ تھا۔ یا ایسی باتیں دوسرے مذاہب کے متعلق کہہ کر مذاق نہ اڑایا جاتا۔ جو خود آریوں کے ہاں بھی مسلم ہیں پھر بھی گورنمنٹ کو اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر ستیارتھ پرکاش میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔

گورنمنٹ سندھ کو کیا کرنا چاہیئے تھا

پس گورنمنٹ سندھ کو چاہیئے تھا۔ کہ عام قانون کے ماتحت اس کتاب کو ضبط کرتی۔ اور ضبطی کے فیصلہ میں یہ وجہ مفصل طور پر بیان کرتی۔ جو میں نے بتائی ہے۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت اس کتاب کو ضبط کرنا سوائے شورش اور فساد پیدا کرنے کے اور کوئی معنے نہیں رکھتا۔ کیونکہ جنگ کے خاتمہ پر جب یہ قانون منسوخ ہوگا تو ساتھ ہی ضبطی کا حکم بھی منسوخ ہو جائیگا تو کیا جنگ کے دوران میں اس کتاب سے دل دکھتا ہے۔ اور جنگ کے بعد دل نہیں دکھے گا۔ اور پھر دل صرف مسلمانوں کا ہی نہیں دکھتا۔ بلکہ جس طرح مسلمانوں کا دکھتا ہے۔ اسی طرح عیسائیوں کا بھی دل دکھتا ہے اسی طرح سکھوں کا بھی دل دکھتا ہے۔ پھر چاہیئے تھا۔ کہ ان حصوں کو بھی ضبط کیا جاتا۔ جو عیسائیوں۔ سکھوں۔ سناتنیوں اور جینیوں کے خلاف ہیں۔ کیونکہ دل تو سب کا دکھتا ہے۔ پس یہ کہنا کہ صرف دل دکھنے کی وجہ سے اس کتاب کے چودھویں باب کو ضبط کیا گیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ اور اسی وجہ سے آریوں نے اینٹی قرآن لیگ بنائی ہے۔

صرف دل دکھنا کوئی وجہ نہیں

واقعہ میں قرآن مجید میں ایسی باتیں ہیں۔ جن سے ان کا دل دکھتا ہو گا۔ لیکن اس قسم کا دل دکھانا اخلاق کے خلاف نہیں۔ جیسے قرآن مجید کہتا ہے۔ کہ سود حرام ہے۔ اب جو سود لیتا ہے۔ اس بات سے اس کا دل دکھتا ہو گا۔ یا مثلاً ایک شخص کہتا ہے۔ کہ زمین گول ہے۔ تو جو شخص زمین کو چپٹی سمجھتا ہے وہ کہے گا میرا اس بات سے دل دکھتا ہے تو خالی دل دکھنا کوئی دلیل نہیں۔ کہ اس وجہ سے کسی کتاب کو ضبط کر لیا جائے۔ اگر دل دکھنے کو ہی دلیل بنا لیا جائے۔ پھر تو جہالت ہی جہالت رہ جائے گی۔ اور علم رہے گا ہی نہیں۔ میں ایک دفعہ لاہور میں لیکچر دے رہا تھا۔ کہ ایک شخص لیکچر کے دوران میں کھڑا ہو گیا۔ میں ایک تاریخی واقعہ کے متعلق بیان کر رہا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ آپ ایک دفعہ حرم میں قرآن کریم سنا رہے تھے۔ جب آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ومناة الثالثة الاخری۔ تو نعوذ باللہ شیطان نے آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلوا دیئے۔ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی۔ اور پھر آپ نے سجدہ کر دیا۔ اور کفار نے بھی آپ کی متابعت کی۔ میں اس بات کی تردید اور اس واقعہ کی تشریح کر رہا تھا۔ کہ ایک شخص کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا ٹھہر جایئے مجھے بھی بولنے کا موقعہ دیجئے۔ میں نے کہا۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ کہنے لگا میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ زمین گول نہیں بلکہ چپٹی ہے۔ پہلے آپ میرے ساتھ یہ بحث کر لیں کہ زمین چپٹی ہے یا گول ہے۔ یہ کیا فضول مضمون آپ بیان کر رہے ہیں۔ اس کو چھوڑیئے۔ پہلے زمین کے گول یا چپٹی ہونے کا میرے ساتھ فیصلہ کر لیں۔ میں یہ ثابت کرسکتا ہوں۔ کہ زمین گول نہیں۔ بلکہ چپٹی ہے اب دیکھو اس شخص کا ایک تاریخی واقعہ کے بیان کرنے سے دل دکھتا تھا۔

گورنمنٹ کو کن حالات میں مداخلت کرنی چاہیئے

پس یہ کوئی دلیل نہیں۔ کہ کسی کا دل دکھتا ہے بلکہ دل کا دکھانا تبھی جرم سمجھا جائے گا۔ جب دل بلاوجہ دکھایا جائے۔ اور جھوٹ بول کر دکھایا جائے۔ اگر سچی وجہ سے کسی کا دل دکھتا ہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے دل کو سمجھائے۔ اسی طرح وہ دل دکھانا جرم سمجھا جائے گا۔ جب کوئی شخص ایسی باتیں پیش کرے جن کو وہ خود بھی مانتا ہو۔ اس طرح اشتعال انگیزی کرتا ہو۔ یہ دو ہی باتیں ہیں۔ جن میں گورنمنٹ کا مداخلت کرنا فرض ہے۔ سندھ گورنمنٹ کو چاہیئے تھا۔ کہ اگر وہ خود یہ باتیں نہیں جانتی تھی۔ تو ہم سے پوچھتی۔ ہم اس کو بتاتے۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ اس میں ایسی باتیں بھی دوسرے مذاہب کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ جو ان مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔ اور اس میں ایسی باتیں بھی دوسرے مذاہب کے متعلق اعتراضاً کہی گئی ہیں۔ جن کو خود آریہ بھی مانتے ہیں۔ سندھ گورنمنٹ ہم سے ان باتوں کا ثبوت لیتی۔ اور پھر اس پر بنیاد قائم کر کے اس کتاب کو ضبط کرتی۔ کہ ہم اس وجہ سے اس کی اشاعت کو ممنوع قرار دیتے ہیں کہ (۱) اس میں ایسی باتیں دوسرے مذاہب کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ جو ان مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔ (۲) اور اس میں ایسی باتیں دوسرے مذاہب کے متعلق کہہ کر مذاق اڑایا گیا ہے۔ جو خود آریوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اگر سندھ گورنمنٹ یہ طریق اختیار کرتی۔ تو آریوں کو کبھی جرأت نہ ہوتی۔ کہ وُہ اینٹی قرآن لیگ بناتے۔ قرآن مجید میں دبا دیں کوئی دکھائے تو سہی کہ قرآن نے کسی دوسرے مذہب کے متعلق کوئی بات کہی ہو۔ اور وہ اس مذہب میں نہ پائی جاتی ہو۔ یا قرآن مجید نے کسی دوسرے مذہب کی ایسی بات پر اعتراض کیا ہو۔ جس کو قرآن خود بھی مانتا ہو۔

ہمارا اعتراض

پس ہمیں چار باتوں پر اعتراض ہے۔

(۱) پہلی یہ کہ اس کتاب کی ضبطی میں دیر کیوں کی گئی۔ یہ کتاب اُس وقت ہی قابل ضبط تھی۔ جس وقت شائع ہوئی۔

(۲) دوسرے ہمیں اس بات پر اعتراض ہے۔ کہ ایک عارضی قانون کے ماتحت اس کو کیوں ضبط کیا گیا ہے۔ اس سے صرف فتنہ پیدا ہو گا۔ اور جب یہ قانون منسوخ ہو گا۔ تو ساتھ ہی ضبطی کا حکم بھی منسوخ ہو جائے گا۔

(۳) تیسرے یہ بات ہمارے نزدیک قابل اعتراض ہے۔ کہ دلیل نہیں دی گئی۔ کہ کیوں ضبط کرتے ہیں۔ محض دل دکھنا کوئی دلیل نہیں۔

(۴) چوتھے یہ بات بھی قابل اعتراض ہے کہ صرف مسلمانوں کی تائید میں قدم اٹھایا گیا ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ کو سب مذاہب کی حفاظت کرنا چاہیئے تھی۔

پس یہ چار وجوہ ہیں جن کی بناء پر ہم سندھ گورنمنٹ کی ستیارتھ پرکاش کے متعلق موجودہ کارروائی کو غلط سمجھتے ہیں۔

452

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انذاری پیشگوئیاں

زلزلۃ السّاعۃ کی دوسری تجلّی کا حال

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

(۴)

زلزلۂ ساعت کی پہلی تجلی کا حال تو میں قدرے بتلا چکا ہوں۔ اور دوسری تجلی کی چہار سالہ تباہ کاری کے متعلق اس لئے کہ اس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ابھی اعداد و شمار مہیا ہونا ممکن نہیں۔ تاہم اسوقت تک کے شائع شدہ حالات میں سے جو حصہ میرے مطالعہ میں آسکا ہے۔ صرف اُسی کے لحاظ سے بھی موجودہ تجلی کی تباہ کاری پہلی تجلی کی تباہ کاری سے کہیں بڑھی ہوئی ہے۔ زلزلۂ ساعت کی پہلی تجلی کے دور میں جنگی کارروائیوں سے ۷۲ لاکھ انسان ہلاک اور ڈیڑھ لاکھ کے قریب زخمی ہوئے تھے مگر اس کی دوسری تجلی کے زمانے میں ہلاکت کی رفتار سابقہ ہلاکت کی رفتار سے کئی گنا زیادہ تیز ہے۔

موجودہ جنگ کے غیر معمولی نقصانات

گزشتہ چہار سالہ جنگ کے دوران میں بارہ لاکھ اٹھارہ ہزار ٹن کے سمندری جہازوں کا نقصان ہوا تھا۔ مگر اس جنگ میں ایک کروڑ تیس لاکھ نو سو پندرہ ٹن جہازوں کا نقصان تو جنگ کے ابتدائی ایک سال چار ماہ میں ہو چکا تھا۔ کہاں بارہ لاکھ اور کہاں ایک کروڑ تیس لاکھ نو سو پندرہ۔ پھر وہ بارہ لاکھ ٹن کا نقصان تو چار سال کے لمبے عرصہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ ایک کروڑ تیس لاکھ ٹن سے بھی زیادہ کا نقصان صرف ایک سال چار ماہ سے۔ اس مدت کے بعد جو سال گزرے ہیں ان کے نقصان کا ابھی کوئی علم نہیں۔ اور جس نقصان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں فضائی حملوں کے مالی اور جانی نقصانات شامل نہیں یہ صرف بحری نقصان کا اندازہ ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں تخریب و تدمیر کی رفتار کیا ہے۔

پہلی جنگ کے نقصان سے اس جنگ کا نقصان کم از کم ۳۳ گنا زیادہ ہے۔ گزشتہ جنگ میں بھی کچھ فضائی حملے ہوئے تھے۔ مگر ان کا نقصان چند عمارتوں کی بربادی تک محدود تھا۔

اور موجودہ جنگ میں آسمانی حملوں سے شہر کے شہر کھنڈرات بنا دیئے گئے ہیں۔ صرف انگلستان میں ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۸ر اپریل ۱۹۴۰ء تک یعنی سات ماہ کے قلیل عرصہ میں فضائی حملوں سے تیرہ لاکھ انسان ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ جن میں چونتیس ہزار بچے اور عورتیں تھیں۔ دوسرے ممالک میں جو قیامت برپا ہوئی ہے۔ اگرچہ اس کا ابھی تک صحیح علم نہیں ہوا۔ لیکن اس میں ذرا بھی شبہ نہیں۔ کہ گذشتہ جنگ عظیم میں خدائے ذوالجلال کی جو قہاری تجلی ہوئی تھی۔ اُسے موجودہ جنگ کی قہاری تجلی سے کوئی نسبت نہیں۔

مسٹر اٹلی Attlee لارڈ آف پریوی سیل Lord of Privy Seal نے ایک پارلمنٹی سوال کے جواب میں سات ماہ کے جو اعداد و شمار بتحریراً پیش کئے ہیں وہ نہایت ہولناک ہیں۔ اُن کی رو سے ہلاک ہونے والوں اور زخمیوں کی تعداد تیرہ لاکھ بنتی ہے۔ اور یہ اندازہ صرف ایک ملک کی موتا موتی کا ہے۔ جو سات ماہ میں ہوئی ہے۔ ہلاکت آفرینی کی اس مختصر اور نامکمل روئداد کو پیش نظر رکھ کر غور کرنا چاہیئے۔ اُس تباہی بربادی اور ہلاکت کی شدت و کثرت پر جو چار سال کی طویل مدت میں چودہ ممالکِ متحاربہ کے اندر بحری۔ بری اور فضائی حملوں سے ہوئی ہوگی۔ زلزلوں۔ سیلابوں قحطوں اور وباؤں سے جو موتیں ان چار سالوں میں ہوئیں وہ الگ ہیں۔ ان کا کوئی شمار نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا قبل از وقت اعلان

ایک نذیرِ ربّانی نے قبل از وقت ان الفاظ میں ہم کو آگاہ کیا تھا۔ ع

"جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار"

اور فرمایا تھا۔ کہ

"زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۷)

اور اطلاع دی تھی۔ کہ زلزلہ ساعت کی قہاری تجلی پانچ بار ہوگی۔ اور ہر تجلّی پہلی تجلّی سے بڑھ کر ہیبتناک۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پہلی جنگ میں تمام ممالکِ متحاربہ میں فوجوں کا شمار کُل چار کروڑ ستر لاکھ کے قریب تھا۔ اور اب ان کا شمار کروڑوں تک پہنچ گیا ہے صرف یونائیٹڈ سٹیٹس کی مسلحہ اور سرپیکار فوجیں دس ملین ہیں۔ اور آلاتِ قتل و تخریب جو اس جنگ کے لئے ایجاد ہوئے ہیں۔ ان کا سابقہ جنگ میں نام و نشان بھی نہ تھا اور جن آلات جنگ سے اُس وقت کام لیا گیا تھا۔ اُن کی تعداد اور قوّتِ قتالہ موجودہ آلاتِ جنگ کی نسبت بہت کم تھی۔

ہندوستان کی حالت

غرض زلزلۂ ساعت کی یہ دوسری تجلی کیا باعتبار اپنی سختی۔ بربادی اور تباہی کی کثرت کے اور کیا بلحاظ غیر معمولی زلزلوں۔ سیلابوں قحطوں اور وباؤں کی شدت کے اس کی پہلی تجلّی کے مقابلہ میں بلا مبالغہ تینتیس گنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ اپنے ہی ملک کو دیکھ لیجئے کہ سابقہ جنگ کے دوران میں یہاں لڑائی۔ سیلاب یا قحط اور وبا کا کیا اثر تھا۔ اور اب اس جنگ میں ان زمینی اور آسمانی آفتوں کی کیا کیفیت ہے۔

حضرت نذیر ربانی کے انذار کا ایک ایک لفظ اپنے وسیع مفہوم کے ساتھ پورا ہو گیا حضور نے فرمایا تھا۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ فرمایا تھا۔ "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے"۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۵۷)

اور فرمایا تھا "جس طرح یوسف نبیؑ کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا"۔ (تذکرہ ص۴۹۳)

اور فرمایا تھا۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے"۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۵۷)

یہ الفاظ بھی رفتار واقعات کی ہُوبہُو اور صحیح صحیح تصویر ہیں۔ اجمال میں قیاس ہو سکتا ہے۔ مگر اس نوعیت کی تفصیلات میں قیاس آرائی نہیں ہو سکتی۔ اور پھر ان باتوں کا واقعات کی شکل میں ظہور پذیر ہونا انسان کی قدرت میں نہیں۔ یہ وہ خصوصیت ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو سورج کی طرح روشن اور تابان کر دیا ہے۔ اور یقین جانئے کہ ہمارا ملک بھی زلزلۂ ساعت کی ہلاکت آفرینیوں کا آماجگاہ ضرور بنے گا۔ اس کی نوبت اچانک نہیں آئے گی۔ بلکہ آہستہ آہستہ قریب آتی جا رہی ہے۔ بنگال میں اس کا قدم پہنچ چکا ہے۔ ہندوستان کے افق پر فضائے آسمانی میں گڑگڑاہٹ ہے۔ اس کے حملوں سے دھواں سا اٹھ رہا ہے۔ قحطوں۔ وباؤں اور سیلابوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا ہے۔

حضرت نذیر ربانی فرماتے ہیں "مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے۔ نہ کہ زندہ"۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۵۷)

اور اس نذیر ربانی نے آگاہ کیا تھا کہ خدا فرماتا ہے کہ "میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا۔ جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کریں"۔ (تذکرہ ص۴۹۳)

اور کہا تھا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ "میں اُن سے جنگ کروں گا۔ اور میرے وہ حملے ان پر ہوں گے جو اُن کے خیال و گمان میں نہیں"۔ (تذکرہ ۴۸۹)

اور حضور فرماتے ہیں "دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے۔ اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وہ پکڑا جائے گا۔

خدا فرماتا ہے۔ کہ قریب ہے۔ جو میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی پس اٹھو اور ہشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاتیں۔ کاش میں اُن کی نظر میں کاذب نہ ٹھیرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی ...... ورنہ وہ دن آتا ہے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا"۔

(اشتہار الانذار ۸ر اپریل ۱۹۰۵ء مندرجہ تذکرہ ص۴۹۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر نویسی کے متعلق شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے خام عذرات

ہندوستان سے عام ڈاک کو یہاں پہنچنے میں دو تین ماہ کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ اس لئے اخبار ابھی تو ابھی تک نہیں پہنچیں۔ لیکن محترمی قاضی اکمل صاحب کا خط ملا ہے۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ شیخ مصری صاحب نے میرے نوٹ متعلقہ تفسیر نویسی کا جو جواب دیا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے۔ (۱) پہلے شمس صاحب اپنا دعویٰ پیش کریں۔ کہ وہ سب سے زیادہ قرآن جانتے ہیں۔ (۲) یا خلیفہ صاحب سے سند نیابت لائیں۔ پھر میں بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے تیار ہوں۔

ہر وہ شخص جس نے میرے نوٹ کو پڑھا ہوگا۔ وہ شیخ صاحب کے جواب کی غیر معقولیت کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ شیخ صاحب کا پہلا مطالبہ تب درست ہو سکتا تھا۔ اگر شیخ صاحب کا بھی یہی دعویٰ ہوتا۔ کہ وہ سب سے زیادہ قرآن جانتے ہیں۔ لیکن جب ان کا اپنا یہ دعویٰ نہیں۔ تو پھر مجھ سے اس مطالبہ کا کیا مطلب۔ کیا مولوی محمد علی صاحب سے جن کے وہ ماتحت ہیں۔ وہ زیادہ قرآن جانتے ہیں؟ مولوی محمد علی صاحب نے قرآن مجید کی انگریزی اور اردو میں دو تفسیریں لکھی ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے بھی لکھی تھیں۔ چونکہ انہیں اپنی تفسیروں پر ناز تھا۔ اور پبلک بھی ان کے نام سے ایک حد تک واقف تھی۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے انہیں تفسیر نویسی میں مقابلہ کے لئے بلایا۔ لیکن شیخ صاحب معاف فرمایئے۔ آپ نہ تین میں نہ تیرہ میں۔ آپ درمیان میں یونہی کود پڑے۔ آپ ذرا وضاحت سے فرمایئے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب جنہیں تفسیر نویسی کے لئے بارہا چیلنج دیا گیا۔ وہ جب خاموش ہیں۔ اور انہیں کبھی مقابلہ کی ہمت نہیں ہوئی۔ تو کیا آپ ان سے قرآن مجید زیادہ جانتے ہیں۔ جب آپ نہ کسی گروہ کے مقتدا اور پیشوا اور نہ کسی جماعت کے لیڈر یا پریذیڈنٹ تو آپ کا کیا حق تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مقابلے میں آواز اٹھاتے۔ خصوصاً جبکہ آپ خود بھی حضور کی تفسیر کی بے نظیری کا ان الفاظ میں اظہار کر چکے تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین کی تفسیر تو ایک عجیب اور نئی تفسیر ہوتی ہے۔ جیسا کہ میر قاسم علی خاں صاحب رامپوری کی حلفیہ شہادت سے ظاہر ہے۔

یہاں سند نیابت لانے کا سوال بھی نہیں اٹھ سکتا تھا۔ سند نیابت اس وقت دی جاتی ہے۔ جبکہ ایک فریق دوسرے فریق کو اپنا مد مقابل سمجھ کر مقابلہ کرنا چاہتا ہو۔ لیکن بوجہ خاص معذوری یا مجبوری دوسرے کو اپنا نائب مقرر کر دے۔ لیکن آپ کو تو حضرت امیر المومنین کا مد مقابل ہی نہیں تصور کیا جاتا۔ تو سند نیابت لانے کی یہاں ضرورت ہی کیا رہی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خدام میں کئی ایسے افراد ہیں۔ جو آپ سے قرآن کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔ استاذنا المکرم حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب جس عالمانہ رنگ میں تفسیر قرآن فرماتے ہیں۔ اس سے بھلا آپ کو کیا نسبت ہے؟ پھر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قرآن مجید کی تفسیر کرتے ہوئے جو نکات معرفت بیان فرماتے ہیں۔ آپ کے خشک دماغ کو ان سے کیا نسبت؟ پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جب کبھی قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر لکھتے ہیں۔ تو اس سے جو نورانی شعاعیں پڑھنے والے کے قلب پر پڑتی ہیں۔ اس تفسیر سے آپ کی خشک منطقیانہ تفسیر کو کیا مناسبت؟ اسی طرح اور دوست بھی ہیں۔ جیسے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب وغیرہم لیکن باوجود اس کے ان سب بزرگوں کے بیان کردہ معارف کو حضرت مصلح موعود کے حقائق و معارف سے وہی نسبت ہے جو ایک چھوٹے سے نالے کو ایک بڑے دریا سے ہوتی ہے۔ حضور کا قلب صافی مہبط انوار الٰہیہ ہے۔ جب حضور کسی آیت کی تفسیر فرماتے ہیں۔ تو معارف کا ایک دریا بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے جلسہ سالانہ کی تقریریں اور حضور کے بعض خطبات میرے بیان کا زندہ ثبوت ہیں۔ ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

میں نے اپنے نوٹ میں لکھا تھا۔ "تفسیر پہلے مفسرین کی تفسیر و نکی نقل نہ ہو۔ بلکہ ایسی ہو جسے نئی تفسیر کہا جا سکے۔" پھر میں نے لکھا تھا۔ "اگر مولوی محمد علی صاحب حلفیہ با دلائل لکھ دیں۔ کہ مصری صاحب کی تفسیر میری تفسیر سے زیادہ معقول اور نئی تفسیر ہے جو پہلے مفسرین کی کتب میں مذکور نہیں۔ تو میں مصری صاحب کو ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کروں گا۔"

لیکن شیخ صاحب کی چالاکی ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں۔ اگر یہ معنے کسی نے نہیں کئے۔ تو گویا خلیفہ صاحب کو بھی معلوم نہیں۔ ان سے زیادہ بڑھ کر مفسر ہونے کا ادعا کھل کر کرو۔ حالانکہ میں نے قدیم مفسرین کا ذکر کیا تھا۔ اور اپنے مضمون کے آخر میں بھی میں نے یہی لکھا ہے۔ کہ میں اپنے علم کے مطابق اسے نئی تفسیر سمجھتا ہوں۔ بالکل ممکن ہے۔ دوسرے کئی احمدی دوست اس سے یہی سمجھتے ہوں۔ جو میں نے لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ شیخ صاحب چاہتے ہیں۔ کہ تفسیر کا نئی ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ پرانی تفسیروں کی نقل ہونی چاہیئے۔ یہی وہ بات تھی۔ جس سے شیخ صاحب کی روح گھبرائی۔ اور نامعقول عذر کر کے اپنی جان چھڑانی چاہی۔ میں نے صاف طور پر لکھ دیا تھا۔ کہ میری تفسیر قدیم مفسرین کی تفسیروں میں بیان نہیں ہوئی۔ کم از کم جن تفسیروں کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ شیخ صاحب میں نے آپ کو مقابلہ میں تفسیر نویسی کے لئے بلایا تھا۔ اور اس کے لئے انعام مقرر کیا تھا۔ اگر آپ میں مقابلہ کی ہمت ہوتی۔ تو آپ انعام لینے سے ہرگز گریز نہ کرتے۔ اس میں اس بحث کو اٹھانا کہ آیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو وہ تفسیر معلوم ہے یا نہیں۔ اپنی کج بحثی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ان آیات کی وہی تفسیر فرماتے ہوں۔ جو میں نے کی ہے۔ یا کوئی اور تفسیر کرتے ہوں۔ اس کا میرے انعامی چیلنج پر جو خاص طور پر آپ کو میں نے دیا تھا۔ کوئی اثر نہیں پڑتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بارہا فرما چکے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں لامحدود حقائق و معارف ہیں۔ اور کوئی ایک شخص ان کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر کسی شخص کو ایک آیت کے نئے معنے معلوم ہوں۔ اور فرض کرو۔ وہ معنے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی نہ کئے ہوں۔ بلکہ وہ اس کے اور معنے کرتے ہوں۔ جو خود اپنے رنگ میں نئے ہوں۔ تو اس سے اس شخص کے درمیان جسے ایک آیت کے نئے معنے معلوم ہوئے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے درمیان جن کی تفسیر قرآن میں بے نظیری اس شخص کو بھی مسلم ہے۔ تفاضل کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان اور آپ کے کسی ایسے متبع کے درمیان جسے کسی آیت کے ایسے نئے معنے معلوم ہوئے ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود ؑ نے بھی نہ کئے ہوں۔ تفاضل کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفاسیر کا ہی نتیجہ ہے۔ جس سے ہمیں قرآن مجید میں تدبر اور غور کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں جب بھی کسی آیت کے متعلق تدبر کرتا ہوں تو وہ حضور کی ان خاص ہدایات کو مدنظر رکھ کر کرتا ہوں۔ جو حضور نے ہم چھ سات واقفین کو مخصوص طور پر دی تھیں۔ جن کے متعلق حضور نے فرمایا تھا۔ کہ وہ کسی اور کو نہ دکھائی جائیں۔ ہاں اپنے طور پر انہیں بیان کر سکتے ہو۔ اس لئے اگر حضور کے خدام میں سے کسی کو ایک آیت کے نئے معنے معلوم ہوں۔ تو وہ اگر درست ہوں۔ تو وہ اس امر کی علامت ہوگی۔ کہ حضور کی تعلیم اور قوت قدسیہ کا یہ اثر ہے۔ کہ آپ کے خدام کو بھی قرآن مجید میں تدبر کرنے پر اللہ تعالیٰ نئے معانی پر اطلاع دیدیتا ہے۔ جو کسی اور پیشوا اور لیڈر یا پریذیڈنٹ کو بھی حاصل نہیں۔ اس لئے آپ کے خدام میں سے کسی کا مقابلے کے وقت ایک یا دو آیتوں کی نئی تفسیر کر دینا یقیناً مخالفین پر فوقیت کی دلیل ہوگا۔ جنہیں ایک آیت کے بھی نئے معانی معلوم کرنے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی۔

میرا چیلنج بالکل صاف اور واضح تھا۔ اسمیں اس کج بحثی کی ضرورت ہی نہ تھی۔ جس کے شیخ صاحب مرتکب ہوئے ہیں۔ شیخ صاحب کے جواب سے جس کا مفہوم قاضی اکمل صاحب نے اپنے الفاظ میں لکھا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ شیخ صاحب میدان تفسیر میں بالکل عاجز اور شکست خوردہ انسان کی مانند ہیں۔ انہوں نے بے جا عذرات کر کے اس دعوت مقابلہ سے فرار کی راہ لی ہے۔ باوجودیکہ وہ مضمون میں نے مقابلہ کی نیت سے نہ لکھا تھا۔ تاہم جب میں نے میاں عطاء اللہ صاحب کا مضمون پڑھا۔ تو میں نے ایک نوٹ لکھ کر الفضل کو بھیج دیا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ شیخ صاحب کے دماغ کی رسائی ان باتوں تک نہیں ہو سکتی۔ جو میں نے اس مضمون میں لکھی تھیں۔ شاید وہ مضمون اب تک شائع ہو چکا ہوگا۔

میں پھر شیخ صاحب سے کہتا ہوں۔ ایاز قدر خود بشناس۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو جو علم قرآن اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے۔ وہ اس زمانے کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ آپ مولوی محمد علی صاحب کے مریدوں میں سے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں ان کی سوسائٹی کے ایک ممبر ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو بالمقابل تفسیر نویسی کا شوق ہے۔ تو مولانا راجیکی صاحب۔ مولانا ابوالعطاء صاحب۔ مولانا عبداللطیف صاحب معلم المجاہدین یا کوئی اور دوست آپ کے شوق کو پورا کر سکتے ہیں۔ اور یہ خاکسار بھی حاضر ہے۔ طریق یہ ہوگا۔ کہ ایک سورۃ ہمارے نمائندہ کے سامنے بذریعہ قرعہ معین کر لی جائے۔ آپ بھی اسکی تفسیر لکھیں۔ میں بھی اسکی تفسیر لکھوں گا۔ پھر دونوں تفسیریں مساوی خرچ پر شائع کر دی جائیں۔ تفسیر کی فوقیت معلوم کرنے کا معیار یہی ہوگا۔ کہ جس کی تفسیر میں قدیم مفسرین کی تفسیر کی نسبت سے زیادہ نئے معانی اور مطالب بیان ہوں گے۔ وہ تفسیر اعلیٰ سمجھی جائے گی۔ اگر آپ کو مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر میں کوئی ایسی نئی بات معلوم ہو۔ تو بے شک درج کر لیویں۔ کیونکہ آپ ان کے علوم کے وارث ہیں۔ اور اگر ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تفسیر میں کوئی ایسی نئی بات ملے گی۔ تو ہم درج کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم حضور کے بیان کردہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علوم کے وارث ہیں۔ لیکن اگر آپ اب بھی حضرت امیر المومنین کے مقابلہ میں تفسیر نویسی پر اصرار کرنا چاہیں تو پہلے آپ مولوی محمد علی صاحب کو پریذیڈنٹ کے عہدہ سے برطرف کریں اور خود ان کی جگہ لیں تو پھر ممکن ہے آپ کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اس طرح شاید آپ اپنی اس مردہ خواہش کو بھی زندہ کر سکیں جو آپ کے دل میں خلیفہ برحق کے مقابلہ میں پیدا ہوئی تھی۔ مگر یاد رکھیے مولوی محمد علی صاحب اس امر میں پہلے سے ہی محتاط ہونگے

خاکسار:۔ جلال الدین شمس از لنڈن

یکم دسمبر ۱۹۴۴ء

مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گزشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر انکو یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے"

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتدا میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو دو سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دو رنگی کھیل کب تک کھیلتے رہوگے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے جو دو آنے کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سب تعریف کرتے ہیں!

لہذا تین شیشیاں اور

ماسٹر عبد الرحمن صاحب خیر پور میرس سے لکھتے ہیں کہ میں اور میرے دوست دیر سے آپ کا

موتی سرمہ

استعمال کرتے ہیں۔ اور سب تعریف کرتے ہیں۔ تین شیشیاں تولہ تولہ والی جلد بذریعہ وی پی ارسال کریں۔

دنیا مان گئی ہے ۔ کہ

موتی سرمہ

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ کھجلا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھندھ۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شبکوری۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

بواسیر حفسم

خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دو روپے

ملنے کا پتہ

دی بنگال ہومیو فارمیسی

ریلوے روڈ قادیان

یاد رکھیے!

بیوٹرین رجسٹرڈ

کیل چھائیوں بدنما داغوں پھوڑے پھنسیوں بھورے تل مہاسوں داد چنبل خارش اگزیمہ اور جلدی جراثیمی بیماریوں کا مکمل علاج ہے

قیمت سوا روپیہ (۱۴ عہ)

اور

بیوٹرین سنو رجسٹرڈ

آپ کی خوبصورتی و ملاحت کو قائم رکھنے کیلئے ہے۔ قیمت (عه)

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئی

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ و انگریزی دوا فروش سے خریدیئے۔

ضرورت ہے

دو ایسے کلرکوں کی جو انگریزی میں خط وکتابت کر سکتے ہوں۔ ٹائپ جانتے ہوں اور حساب وکتاب رکھ سکتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

درخواستیں بنام

منیجر بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

تریاق کبیر

کھانسی۔ نزلہ۔ دردِ سر۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی تین روپے درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۱ر ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

کستوری کے فوائد

کستوری کے استعمال کے فوائد یہ ہیں:۔

سدے کھولتی ہے۔ ملطف ہے۔ حرارت غریزی کو بڑھاتی اور اعضائے رئیسہ کو تفریح و تقویت پہنچاتی ہے۔ حواس ظاہری و باطنی میں ذکاوت پیدا کرتی ہے۔ مالیخولیا و صرع۔ سکتہ۔ ام الصبیان۔ رعشہ۔ فالج۔ خدر۔ نسیان اور اکثر امراض عصبیہ میں بہت مفید ہے آنکھوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ کمزوری وضعف میں حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے قوت بڑھانے میں بے نظیر ہے۔

عبد العزیز خان حکیم حاذق مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

شیطان کا نفرنس

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ فرماتے ہیں:۔

"ڈاکٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی کتاب بعنوان "شیطان کانفرنس"..... انوکھی تصنیف..... اس قدر دلچسپ کہ بجے اسے رات ۱۱ بجے..... اٹھایا..... اسے ختم کرنے کے بعد ایک بجے رات کو کھانا کھایا..... میرے نزدیک ہر خاندان کے ہر فرد کو اس کا پڑھنا از بس ضروری ہے"

قیمت چھ آنے علاوہ محصول ڈاک

ترانہ اسلم — قیمت ۱۰ر

نماز مترجم باتصویر — قیمت ۴ر

پیارے خدا کی پیاری باتیں قیمت ایک روپیہ

مقدس کہانیاں (نیا تحفہ) قیمت ۸ر

اسلم سنز۔ دار الفضل قادیان

453

آنکھوں دیکھی بات ہے

گرتی ہوئی قیمتیں آئندہ کے لئے بچت کرنے کا سبق سکھاتی ہیں

اگر پچھلے سال اور اس سال کے شروع میں لوگ روپیہ نہ بچاتے۔ اگر حکومت قیمتوں پر سختی سے کنٹرول نہ لگاتی اور کارخانوں میں ضروری اشیاء کی پیداوار کو نہ بڑھاتی تو قیمتیں اس وقت بھی ایسی ہی بے تحاشا بڑھی ہوئی ہوتیں جیسی کہ پچھلے سال تھیں۔

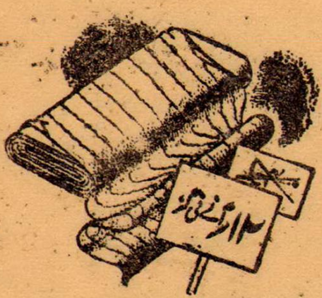

مگر لوگوں کی ذاتی بچت اور حکومت کی انتظامی کارروائیوں کی بدولت قیمتیں اب گھٹ گئی ہیں جن لوگوں نے حماقت سے جائیدادوں، جائیداد، خام یا صنعتی اشیاء میں روپیہ پھنسا دیا تھا انھوں نے اپنے سرمائے کو اپنی آنکھ سے گھٹتے دیکھ لیا۔

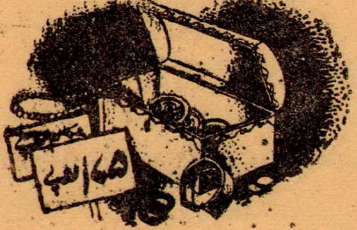

اور اتنا ہی نہیں۔ قیمتیں آئندہ بھی برابر گرتی رہیں گی عقلمندی سے کام لیجئے۔ گرتی ہوئی قیمتوں کے پھندے میں نہ آیئے۔

روپیہ بچایئے اور سمجھداری سے لگایئے

پہلے کی طرح آج بھی ذیل کی مدیں روپیہ لگانے کا بہترین طریقہ ہیں۔ جب کبھی قیمتوں میں ایک آنے کی بھی کمی ہو تو ان مدوں میں لگے ہوئے روپے کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

امداد باہمی کی انجمنیں (کوآپریٹو سوسائٹیز)
بیمہ پالیسی (انشورنس)
بینک کا سیونگ کھاتا
ڈاک خانے کا سیونگ بینک
سرکاری قرضے
نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ

آرام و آسائش کی چیزوں کے بغیر گزارہ کیجئے۔ جنگ کے بعد نئے کپڑے، نئے فرنیچر، نئے مکان، سائیکلیں اور موٹریں خریدنے کیلئے کافی وقت ہوگا۔ اسوقت خرچ کرنیکے لئے اب روپیہ بچایئے

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب کو مژدہ

"چمبہ کی گلپاش وادیوں کا نایاب تحفہ"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سرمائے سے ریاست چمبہ میں ایک تجارتی کمپنی کا اجرا فرمایا ہے۔ کمپنی ہذا نے بڑی جدوجہد سے خالص شہد مہیا کیا ہے۔ خالص شہد کا ملنا اگر ناممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ اس لئے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی خاطر کمپنی نے اپنا مال (شہد اور اخروٹ) جلسہ پر فروخت کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اس لئے جن احباب کو شہد اور اخروٹوں کی ضرورت ہو۔ تو ایام جلسہ میں دفتر تحریک جدید سے حاصل فرمالیں۔ شہد کے ڈبے مختلف سائزوں کے ہوں گے۔ جو طرح محفوظ ہونے کے علاوہ خالی ہونے پر کام بھی آسکتے ہیں۔ قیمت فی سیر بمعہ ڈبہ مقرر کی گئی ہے۔

نرخ ایک ایک سیر کا ڈبہ شہد سفید ۲ روپے ۸ آنے فی ڈبہ
" " " " " براؤن ۲ روپے " "

اخروٹ کاغذی قسم اعلیٰ ۱/- روپیہ فی سیر

المشتہر:- خاکسار بدر سلطان اختر واقف تحریک جدید حال چمبہ

فقہ احمدیہ جلد دوم یعنی فتاویٰ احمدیہ

میاں بیوی کے لئے مکمل شرعی ہدایت نامہ۔ شریعت اسلامیہ کی وسعت اور ہمہ گیری کا شاندار مرقع۔ فتاویٰ احمدیہ سے مزین و مرصع گرامی قدر صحیفہ۔ شریعت محمدیہ میں عورت کی حیثیت کے اظہار کا مجلّٰی آئینہ۔ غیر مسلم خواتین میں تبلیغ اسلام کے لئے بہترین کتابچہ۔ احمدی مستورات کے لئے زندگی کے ہر مرحلہ میں کام آنیوالا چھوٹا انسائیکلو پیڈیا۔ سلسلہ کی دو مقتدر فاضل ہستیوں کا زریں کارنامہ۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ پیشگی اطلاع آنے پر دس کتابوں کے خریدار سے صرف ایک روپیہ فی اور پانچ کے خریدار سے سوا روپیہ فی کتاب لیا جائے گا۔

المشتہر
حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب احمدیہ بازار
قادیان دارالامان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۱۲ر دسمبر۔ ہگناؤ کے مقام پر قبضے کے بعد ساتویں امریکن فوج جرمنی میں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ جنرل پیٹن کے دستے سیگفریڈ لائن کی طرف اور بڑھ گئے ہیں اور کئی دیہات پر قبضہ کر چکے ہیں۔ پہلی امریکن فوج روہر کے اور قریب ہو گئی ہے۔ جرمن دریا کے اُس پار چلے گئے ہیں۔ آخن اور کولون کے درمیان ایک اہم مقام ساگیمین ہمارے ہاتھ آگیا ہے۔ اسے دشمن سے پوری طرح صاف کر لیا گیا ہے۔ جرمنوں نے کچھ اور علاقہ زیر آب کر دیا ہے۔ ہمارے سپاہیوں کو گو اس سے مشکلات پیش آتی ہیں۔ مگر وہ پیش قدمی کرتے جا رہے ہیں۔

لندن ۱۲ر دسمبر۔ برطانیہ کے اڈوں سے سولہ سو امریکن بمباروں نے جرمنی میں فرینکفورٹ کے ریلوے یارڈوں پر خوفناک حملہ کیا۔ اور پانچسو امریکن بمباروں نے اٹلی کے اڈوں سے آکر جرمنی میں مصنوعی تیل کے کارخانوں کو نشانہ بنایا۔ علاوہ ازیں بہت سے برطانی بمباروں نے ان جرمن ٹرکوں پر حملہ کیا۔ جو راکٹ بم لے جا رہے تھے۔ اور انہیں کافی نقصان پہنچایا۔

لندن ۱۲ر دسمبر۔ روسی فوجوں کی مسلسل پیشقدمی کے پیش نظر معلوم ہوتا ہے۔ کہ بوڈاپسٹ کی آزادی کا دن اب بالکل قریب ہے۔ جرمن شہر کے اندر تمام اہم مشینری وغیرہ برباد کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ اس وقت تک مقابلہ کرتے رہینگے۔ جب تک کہ ان کے پیچھے ویانا جانے والی سڑک کھلی رہے گی شمال کی طرف ایک روسی فوج اس شہر کی بستیوں تک آ پہنچی ہے۔

ماسکو ۱۲ر دسمبر۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عارضی صلح کی شرائط کے مطابق فن لینڈ گورنمنٹ نے اپنی فوج کی تعداد کم کر دی ہے۔

لندن ۱۲ر دسمبر۔ بحر الکاہل کے لئے جو برطانی بیڑا تیار کیا گیا ہے اس کے چیف ایڈمرل فریزر عنقریب ایڈمرل نمٹس اور جنرل میکارتھر سے ملیں گے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر ملبورن یا سڈنی ہوگا۔ ملبورن میں ایک نامہ نگار کو آپ نے بتایا کہ میرے بیڑے کا کام دشمن کے جہازوں کو تلاش کر کے تباہ کرنا ہے۔ اور ہم یہ کام نہایت خوش اسلوبی سے کر سکیں گے۔ اس بیڑے کے ایک جنگی جہاز کا وزن ۳۵ ہزار ٹن ہے۔

واشنگٹن ۱۲ر دسمبر۔ جزیرہ لیتے میں یاماشیتا لائن کا نصف حصہ تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور آرمک بندرگاہ میں ایک مکمل جاپانی گیریزن گھر گیا تھا۔ جس کا اب خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ جاپان ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن بمباروں نے ٹوکیو سے ۷۵۰ میل جنوب میں ایوجیما کے جزیرہ پر سخت حملہ کیا۔

لندن ۱۲ر دسمبر۔ یونان کی حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایتھنز اور اس کے نواح میں ۲۵ ہزار باغی ہیں۔ باغیوں نے اقرار کیا ہے کہ وہ خوراک کی سپلائی میں روکاوٹ نہ ڈالینگے۔

واشنگٹن ۱۲ر دسمبر۔ امریکن سینٹ کے دو ممبروں نے جنہوں نے گزشتہ سال تمام دنیا کا دورہ کیا تھا۔ ایک بیان میں لکھا ہے۔ کہ چین کے امریکی اڈے اس وقت ایسے خطرہ میں ہیں کہ صرف معجزہ ہی ان کو بچا سکتا ہے ہمارے علم میں کوئی ایسی چیز نہیں جو جاپانیوں کے کنمنگ کے قبضہ کو روک سکے۔ جہاں کہ امریکن افواج مقیم ہیں۔ امریکہ کو چین میں ایک طویل اور گراں لڑائی کے لئے تیار رہنا چاہیے

واشنگٹن ۱۲ر دسمبر۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ جاپانی پیش قدمی سے خود چنگکنگ کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس خطرہ کے پیش نظر مارشل چیانگ کائی شک خود چینی فوجوں کی کمان سنبھال لیں گے۔

لندن ۱۲ر دسمبر۔ باغی گوریلے ایتھنز کے پاس خندقیں کھود رہے ہیں۔ یہ خبر علاوہ کہ پیرایس میں یونانی بحری فوج باغیوں کے ساتھ مل گئی ہے

لندن ۱۲ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے اتحادی فوجوں اور مورچوں پر بھی اڑن بموں کے حملے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمنوں نے ہالینڈ کے ایک جزیرہ بورن میں راکٹ بموں کے اڈے قائم کر لئے ہیں۔ ایک جرمن اعلان میں کہا گیا ہے کہ لنڈن۔ پیرس انٹورپ اور .. لیج پر بھی بمباری ہو رہی ہے

چنگکنگ ۱۲ر دسمبر کو جاپانیوں کو صوبہ کوئیچاؤ سے نکال دیا گیا ہے اور چینی فوجوں نے کوانگسی میں کوئیچاؤ کی سرحد پر لیوچائی پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ مگر عام طور پر چین میں حالت نازک ہے۔ ویچو راور ہونن کے امریکن اور برطانی سیاست دانوں کو امریکن سفارتخانہ نے حکم دیا ہے کہ وہ چین سے نکل جانے کا فوراً انتظام کر لیں۔ رائٹر کی اطلاع ہے کہ چین سے لوگ بھاگنے لگے ہیں۔ ویچو کی سڑکیں پناہ گزینوں سے اٹی پڑی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض لوگ چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

کانڈی ۱۲ر دسمبر۔ ہندوستانی جہازوں نے اکیاب سے ساٹھ میل جنوب مشرق میں جزیرہ اووِن کے ساحلی جاپانی مورچوں پر شدید گولہ باری کی۔ اور دشمن پر شدید ضرب لگائی اب تک اتحادی فوجیں برما میں ایک سو میل لمبی ریلوے لائن پر قبضہ کر چکی ہیں۔

لندن ۱۲ر دسمبر۔ نامہ نگار رائٹر کا بیان ہے کہ مغربی یوگوسلاویہ کے علاقہ میں۔ جو حال میں جرمنوں سے آزاد کرایا گیا ہے۔ ہزاروں مرد۔ عورتیں اور بچے فاقہ کشی کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے سات ہزار ٹن سامان خوراک اور طبی سامان بھیجا گیا تھا۔ مگر چونکہ اس سامان کی تقسیم کا انتظام ہاتھ میں لینے کے سلسلے میں دو پارٹیوں میں جھگڑا شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ سامان بندرگاہ پر ہی رکھا ہوا ہے۔

واشنگٹن ۱۲ر دسمبر۔ آٹھ ہندوستانی سائنس دانوں کا ایک وفد جس کے لیڈر سر شانتی سروپ بھٹناگر ہیں امریکہ میں پہنچ گیا ہے اور دو ماہ تک اس ملک کا دورہ کرے گا۔

لندن ۱۲ر دسمبر۔ مغربی محاذ کے جنوبی سرے پر ساتویں امریکن فوج اب دریائے رائن سے صرف پانچ میل پر ہے۔ یہ دریا فرانس اور جرمن کی حد کا کام دیتا ہے۔ تیسری امریکن فوج نے ژآر کا دریا پار کر لیا ہے۔ اب اس کی توپیں شہر زاربروکن پر گولے برسا رہی ہیں۔ ڈیورن پر بڑھنے والی اتحادی فوجیں دریائے روہر پر پہنچ چکی ہیں

لنڈن ۱۲ر دسمبر۔ روسیوں نے شمال مشرق کی طرف سے بوڈاپسٹ پر ایک نیا حملہ شروع کیا ہے۔ اور شہر سے اب دس میل پر ہیں۔ سلواکیہ میں بھی روسی اب آگے بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ر دسمبر۔ اٹلی میں پانچویں فوج کے محاذ پر لڑائی کی آگ پھر بھڑک اٹھی ہے دشمن کے ہوائی جہازوں نے رسد اور کمک کے رستوں پر زور کے حملے کئے۔

لنڈن ۱۲ر دسمبر۔ آج فیلڈ مارشل الیگزینڈر بحیرۂ روم کے محاذ کے اعلیٰ کمانڈر کے عہدہ کا چارج لے رہے ہیں آپ سر میکمیلن کے ساتھ یونان بھی جائیں گے۔

لنڈن ۱۲ر دسمبر۔ دشمن کے ہوائی حملوں کے نتیجہ میں لوگوں کے مکانات کو جو نقصان پہنچا۔ اسکی تلافی کے لئے گورنمنٹ برطانیہ عارضی طور پر پانچ لاکھ مکانات تعمیر کرا رہی ہے

دہلی ۱۲ر دسمبر۔ دہلی کلاتھ مل کے روئی کے گودام میں کل زبردست آگ لگ گئی۔ جس پر کئی گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد قابو پایا گیا۔ تقریباً اٹھارہ لاکھ روپے کی روئی جل گئی ہے۔

ساڑھے تین سو سال قبل کا ایک مجرّب نسخہ

جو کہ بابر بادشاہ کے خاندان میں استعمال کیا جاتا تھا۔ خوش قسمتی سے وہ نسخہ قلمی بیاض سے حکیم ڈاکٹر عبد الغفار خان استاذ الحکماء رجسٹرڈ گورنمنٹ پریکٹشنر کے خاندان کو دستیاب ہوا۔ جو پشت در پشت کروڑہا مریضوں میں کامیاب ہونے پر ملک میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔

اکسیر بابری اعضائے رئیسہ۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ اور اعصاب کو طاقت دیکر ہر لحاظ سے محافظ شباب ہے۔ اور طاقت کو بحال کرتی ہے۔ اس کا استعمال قوت جسمانی میں بے حد اضافہ کرتا ہے۔ مکمل کورس پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

مینیجر دہلی اجمل دواخانہ کٹڑہ حکیماں امرتسر (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah